

کتبہ نظر:

(افکار و تاثرات..... قارئین بنام مدیر)

یادگارِ اسلاف حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کا مکتوب

ارباب وفاق المدارس و عما ندین مجلس عمل کی خدمت میں

محترم المقام عنایت فرمایم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت معالیم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ذیل کے سطور کا اصل محرک الحق بابت ج ۲-۱۳۲۸ھ کے صفحہ نمبر ۵ میں ملعون رشدی کے مضمون میں خود آنجناب کے متعلق یہ پڑھ کر کہ چند دن پہلے مجھے برطانوی وزارت داخلہ نے دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دیا اور برطانیہ میں میرے داخلہ پر پابندی لگائی اس سے جو خوشی ہوئی زبان قلم اس کی صحیح ترجمانی سے قاصر ہے۔ اس پر ایک بار نہیں سو بار آپ کو مبارکباد عرض کرتا ہوں خدا کا شکر ہے کہ ہمارے سیاسی حضرات میں بھی کچھ ایسی شخصیتیں موجود ہیں جس کا وجود بتانے آذری کے پرستار اپنے ملک میں برداشت نہیں کر سکتے۔ جبکہ عموماً آج کے سیاسی راہنما

ع باماشربا خورد بہ زہد نماز کرد کے مصداق ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ساٹھ سالہ پاکستان میں اسلام کے متعلق ہم رب کریم جل جلالہ اور اس کے حبیب المومنین رؤف رحیم علیہ علی آلہ واصحابہ و اتباعہ الف الف صلوات و تسلیم کے سامنے سیاہ روار و شرمندہ ہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ حد یہ ہے کہ گزشتہ دنوں ایک چنگے بھلے صاحب قلم و قسطاس نے نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والی ایک مختصر مگر قیمتی بہتر جماعت بلکہ اس کی مطالبہ شریعت کا جس جہک آ میر عنوان سے مذاق اڑایا ہے اور شیطان کے فریبی چالوں کی تمہید سے ابتداء کر کے کئی صفحے سیاہ کرتے ہوئے آخری تان ٹوٹی تو ان ہی چند بے سرو سامان صالحین اور صالحات پر جو کہ مساجد اللہ کی بے حرمتی پر اپنی حرمیں قربان کرنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ کسی کے طریق عمل سے اختلاف کرنا کوئی نئی بات نہیں مگر اپنے زعم کو شریعت ہی قرار دے دینا اور مخالف کو کھلے لفظوں میں مخالفین شریعت کی سند عطا کرنا ایک ایسی تہی ہے جس سے ماضی قریب کے ہمارے ہی اکابر کے ارواح طیبہ کو کافی دکھ پہنچ سکتا ہے۔ اور وہ رب کریم کے دربار میں کیا عجب افسوس کرتے ہوئے عرض کر رہے ہوں

کہ یارب ما زیدان چشم نیکی داشتیم خود غلط بود آنچه ماہند اشتیم

تاریک ترین تاریخ: یہاں دس جولائی ۲۰۰۷ء کی تاریک ترین تاریخ سے پہلے کہہ چکا تھا مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری بدگمانی غلط ثابت نہیں ہوئی کہ اس قسم کے مفاہین ظالم ترین دشمنوں کے لئے علماء اسلام اور مدارس دینیہ پر جرم کے ظلم کرنے کا راستہ ہموار کر سکتے ہیں۔ ابھی اس قلمی مجاہد کے تحریر کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی۔

وفاق المدارس کا قابلِ صدمہ مت کردار: کہ وفاق المدارس کی قیادت نے سب سے پہلا اور سب سے بڑا ظلم

یہ کر دیا کہ جامعہ ہفصہ کو وفاق المدارس سے خارج کر کے اپنی طاقت آزمائی کرتے ہوئے اسے بے یار و مددگار کر دیا

بیچ صاحب کا مسئلہ: انہی دنوں بیچ صاحب کا مسئلہ چلا ہوا تھا چنانچہ پورے ملک کے چھوٹے اور بڑے وکلاء صاحبان ہزارتن (جسم) و یک جان ہو کر ان کے ساتھ رہے اور کامیاب ہوئے۔ مگر مولوی صاحبان کی غلط قیادت نے نہ صرف اپنا بلکہ سب کا بیڑا غرق کر دیا۔

طریق کار کا اختلاف، عمائدین وفاق المدارس و مجلس عمل: غصہ تھوک دوا اور خدا کیلئے غور تو کرو جھگڑا کے فریقین غازی برادران اور حکومت کے دونوں حصے عالی اور سافل ہیں۔ آپ کا زبانی دعویٰ یہ ہے کہ ایک فریق حکومت یقیناً مجرم ہے کہ اس نے مساجد اللہ کو گرایا ہے۔ دوسرا فریق غازی برادران کا دعویٰ جھوٹا نہیں ہے نہ مدعی علیہ کا اس سے انکار ہے۔ اب اختلاف اس میں ہو گیا کہ مجرم سے اپنا حق کس طرح وصول کیا جائے یعنی اسے مساجد کو گرانے سے کس طرح روکا جائے غازی برادران کا طریق کار آپ کے خیال میں صحیح نہیں تھا، ٹھیک ہے آپ کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب آپ کے خیال میں از روئے دیانت صحیح نہ تھا تو بھی انکا ساتھ دیں۔ سوال یہ ہے کہ عالم سے اپنا حق وصول کرنے کا وہ کونسا عملی طریق کار اختیار کیا تھا آپ نے یہ جو سب کچھ منوا کر اسلام آباد کے دارالسلام میں بیٹھ کر اور دکھاوے کے آنسو بہا دینے کے بعد آپ کی آنکھیں کھلیں اور ملک کے مختلف مفادات پر کنونشنوں کی تجویز پیش کر کے اطمینان سے بیٹھ گئے۔ غازی برادران سے پہلی ملاقات کے بعد کیوں نہ اپنے ہزاروں مدارس سے جن کی آپ قیادت کر رہے ہیں یہ اپیل کی کہ بلا کسی تاخیر کے فلاں تاریخ پر مساجد کے گرانے پر حکومت کیخلاف احتجاجی قراردادیں بھیجوا اور نفاذ اسلام کے نام سے اپنے بیٹوں سے زائد ممبران قومی و صوبائی اسمبلیوں کو بھی احتجاجی قراردادیں بھیجو کہ کیوں صم بکم ہو کر ایسے اہم امر پر گونگے اور بہرے ہو کر بیٹھے ہو۔ یہ اعزاز دین اور مساجد اللہ کی حرمت کا مسئلہ اگر تم اس طرح اس پر خاموش رہے اور مہر سکوت نہ توڑا تو آئندہ ہمارا دوش تم پر حرام ہوگا۔ اسی طرح آپ نے اسی وقت جبکہ غازی برادران کا طریق کار تم کو پسند نہ تھا کیوں نہ جرات کرتے ہوئے ملک کے ہر صوبہ کے اہم مقامات پر کنونشنوں کی خود سرپرستی کی۔ یہ ایک مثال عرض کی گئی ہے کیا غازی برادران کے طریق عمل کے مقابلہ میں کوئی بھی صحیح طریق عمل تم نے پیش کیا۔ آپ شب و روز غازی برادران کے طریق عمل کے خلاف تو شور مچاتے رہے مگر اصل مسئلہ اور مجرم فریق کے خلاف ساکت اور صامت رہے۔

عذر لنگ: (آپ لوگ) یہ کہہ کر چیخا نہیں چھڑا سکتے نہ قوم سے نہ خدا اور رسول ﷺ سے نہ آج اور نہ کل بروز قیامت کہ ہم نے کہہ تو دیا اور کہتے رہے کہ حکومت نے مساجد گر کر غلط کام کیا ہے، سوال یہ ہے کہ آپ نے وہ صحیح طریق کار کیا پیش کیا جو حکومت کو غلط کام کرنے سے روکنے پر اثر انداز ہو، یہ بھی یاد رہے کہ غازی برادران سے پہلی بار رابطہ کرنے اور ان کا آپ کی اس تحریک کا ان کے ہم خیال افراد کا کہہ صرف زبان پر عدوں پر نہیں چھوڑ سکتے اس

کے بعد آپ کے پاس کافی وقت تھا جس سے میں طریق کار کے مقابلہ میں صحیح طریق کار پیش کر سکتے تھے مگر آپ کو نہ کرنا تھا نہ کیا، خدا را صرف جب لسانی سے کام نہ لیں واقعہ یہی ہے کہ وقت تھا مگر آپ نے اس کو ضائع کر دیا اور اس پر غلط خدا گواہ ہے اس لئے اب بعد از وقت نالہ زنان شور و فغان اور گریہ و زاری کی حیثیت تو

عجل گیا (بلکہ جلادیا) جب کمیت اور برساتو پھر کس کام کا۔۔۔ کی ہے

حکومت نواز اعلانات: آپ کے یہ بے جان ادارے جو مختلف ماہناموں میں آرہے ہیں ان حکومت نواز اعلانات کا کیا کفارہ ہو سکتے ہیں جن میں آپ نے فیروز ان گئے پنے مجاہدین کو مخالف شریعت قرار دیا۔ نبرد ان کے متعلق اخبار کے مطابق لکھا کہ یہ بد معاش ہیں ان کو جیل میں ڈال دینا چاہیے۔ نمبر ۳ مسجد کو بضرورت تنگی شارع عام مختصر کیا جاسکتا ہے۔ نمبر ۴ ایک بڑی قد و قامت کے خیر و خیر خواہی امت کی مدعی ماہنامہ نے صاف لفظوں میں صاف اور کھلا غلط اعلان شائع کیا کہ حکومت نے اب غلط آرڈر دیا پس لے لئے اور گرائے گئے مساجد کی تعمیر شروع کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دہریہ گویم بروئے تو کی کتنی بھدی مثال ہے۔ برائے خدا ان چار نمبروں کو غور سے پڑھیں اور وفاق کو سیاسی لیروں سے بچائیں۔

یاس اور ناامیدی: یہاں تک لکھ لینے کے بعد اخبارات میں شوری وفاق کے اجلاس منعقدہ ملتان کی کارروائی نظر آئی اور بالخصوص یہ کہ آپ نے اس میں شرکت کی اور یہ کہ وفاق کے مرکزی ذمہ دار بحالہ اپنے عہدوں پر براجمان ہیں تو بے حد مایوسی اور ناامیدی ہوئی کہ اب تک وفاق کے بعض ذمہ داروں کا رونا تھا اب تو آوے گا آواجتلا نظر آرہا ہے۔ صرف آپ سے امید تھی کہ حقانیہ جس میں ایک ہزار افراد دورہ حدیث شریف میں شریک ہیں اس کی نظیر چشم بد دور پورے ایشیاء میں کیا عرب و عجم اذہر مصر میں بھی شاید کہ نڈل سکے۔ اس کے اعلیٰ ذمہ دار کی حیثیت سے وفاق کو اس دبا سے بچانے کی کھل اور کامیاب سعی فرمادیں گے۔ مگر آہ کہ غلط بود آنچه پنداشتیم۔ خیال تو یہی آیا کہ ان سطور کو پھاڑ ہی دوں۔ لیکن مقلب القلوب حق تعالیٰ کی ذات ہے کیا عجب کسی درجہ میں کوئی بات کام کی بھی اس میں سے آپ کو پسند آجائے اور ایسا سے آپ حقیقت پسندی کو کام میں لے آئیں حالات کا کیا کہنا، عریفہ کی ابتداء خوشی اور مسرت سے ہوئی اور چند ہی دنوں میں کتنی تبدیلی آگئی۔ لہذا آپ اپنی ذمہ داری کا احساس فرمادیں اور دو چار غیر ذمہ دار صاحبان سے وفاق کو پاک کریں والی اللہ المستی۔

(نوٹ) مکتوب نگار مدظلہ کے اس درد کو ساتھ لئے ہوئے حضرت مولانا مدظلہ ایک طویل عرصہ بعد وفاق کے اجلاس شوریٰ میں شریک ہوئے مگر اس کی تفصیل پریس میں چکی ہے کہ اجلاس کے اشتغال انگیز فضاء کو سرد کرانے کیلئے ایک لمبی چوڑی طویل تقریر کروا کر گویا وکیل استغاثہ انارنی جنرل بنوا کر اجلاس کا وقت ختم کروا دیا گیا اور مولانا مدظلہ کو اجلاس کے اختتامی لمحات میں امر مجبوری واک آؤٹ پایا نکات کر کے اپنا احتجاج ٹوٹ کروانے کے سوا چارہ نہ رہا۔ (ادارہ)